

عافیت و تسکین کا جامع وظیفہ: آپ اکثر شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کا ایک خاص وظیفہ عافیت و تسکین اور روحانی بالیدگی کیلئے نقل فرماتے تھے، کہ آپؒ نے فرمایا کہ مجھے میرے استاد ولی کامل مولانا میاں اصغر حسین دیوبندیؒ سے یہ وظیفہ ملا ہے جو کہ میری طرف سے تمام مسلمانوں کو صبح و شام اس ترتیب سے پڑھنے کی اجازت ہے ان شاء اللہ پریشانی اور فتنوں کے اس دور میں بے حد مفید ہے۔

(۱): نماز میں پڑھنے والا درود شریف۔ (۲): اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم (۳) بسم اللہ الرحمن الرحیم (۴) اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق (۵) سورۃ الاخلاص (قل هو اللہ احد)
(۶) سورۃ الفلق (قل اعوذ برب الفلق)
(۷) سورۃ الناس (قل اعوذ برب الناس) (۸) فاللہ خیر حافظاً و هو ارحم الراحمین (۹) ان اللہ قد احاط بكل شئی علماً (۱۰) نماز والا درود شریف یہ تمام اسی ترتیب پر تین تین مرتبہ پڑھنا اور پھر ہتھیلیوں پر پھونک کر جسم پر پھیر دیں۔ یہ وظیفہ ان شاء اللہ مرحوم کے لئے دیگر اعمال حسنہ کی طرح صدقہ جاریہ ہوگا۔

مرحوم کا نماز جنازہ دارالعلوم حقانیہ کے فاضل اور انکے جانشین مولانا عارف صاحب نے اگلے روز ۱۱ بچے تنگی کالج کے گراؤنڈ میں پڑھایا، جس میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔

حضرت مولانا عبید اللہ اشرفیؒ کی یاد میں

مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

اہل پاکستان جن شخصیات کے زیر احسان ہیں ان میں ایک نام مولانا مفتی محمد حسنؒ کا ہے جنہوں نے ملک کے نظریاتی تشخص کی حفاظت کیلئے برصغیر کی تقسیم کے بعد یہاں مسلمانوں کی دینی ضروریات کیلئے جامعہ اشرفیہ کے نام سے قلب پاکستان لاہور میں ایک عظیم دینی یونیورسٹی قائم فرمائی یہ ادارہ گزشتہ ۷۰ برس سے زندگی کے متنوع میدانوں کیلئے عظیم رجاں کار تیار کر رہی ہے یہاں سے فارغ التحصیل علماء سیاسی، دعوتی، تدریسی، اصلاحی، روحانی، تصنیفی اور عصری تعلیم کے شعبوں میں بھرپور خدمات انجام دے رہے ہیں۔

مفتی حسنؒ کے انتقال کے بعد اس ادارے کے روح رواں آپ کے فرزند اکبر مولانا مفتی عبید اللہ اشرفیؒ مقرر ہوئے جنہوں نے ۵۵ برس تک اہتمام کے فرائض بطریق احسن نبھائے افسوس کہ آپ مختصر علالت کے بعد بروز جمعہ ۱۱ مارچ ۲۰۱۶ء صبح چار بجے ہمیں داغ مفارقت دے کر اپنا اخروی سفر شروع کر چکے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم، بقیہ السلف، عالم، درویش مزاج، بالکل سیدھے سادھے، چہرے پر وقار اور نوری جھلک، بارعب و براثر شخصیت کے مالک تھے آپ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی

تربیت میں رہنے والے ان لوگوں میں شامل ہیں جن کو بچپن ہی میں حضرت تھانویؒ نے خلاف معمول بیعت کروایا۔ قحط الرجال اور علمی اضمحلال کے اس دور میں آپ جیسے عالم ربانی امت کے لئے مشعل راہ تھے۔ گزشتہ چند ماہ سے اساطین علم و عمل کے چل چلاؤ میں جو تیزی آئی ہے اُس سے امت مسلمہ کو بالعموم اور پاکستانی مسلمانوں کو بالخصوص بڑے خسارے کا سامنا ہے حدیث کے رو سے یہ صورت حال علامات قیامت میں شمار کی گئی ہے بہر صورت یہ تو تقدیری فیصلیں ہیں جن سے چکارا ممکن نہیں، تاہم مولانا اشرفی مرحوم کے زندگی کا سب سے اہم سبق میرے خیال میں یہی ہے کہ اکابرین کے دیئے ہوئے علمی ورثہ کو مضبوطی سے تھام کر اسے آنے والے نسلوں تک پہنچانے میں اپنی تمام تر صلاحیات بروئے کار لا کر تم نہ صرف اپنا فرض منصبی بجالاؤ گے بلکہ زندہ و جاوید بھی ہو جاؤ گے۔

دولت جاوید یافت ہر کہ نیکو نام زیست کز عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را

آپؒ کی مختصر سوانح کچھ یوں ہیں ۱۳۳۶ھ کو امرتسر میں پیدا ہوئے آپ کے والد حضرت مولانا مفتی حسن امرتسریؒ حضرت تھانویؒ صاحب کے اجل خلفاء میں تھے جو امرتسر کے مدرسہ نعمانیہ کے صدر مدرس اور مہتمم تھے۔ مولانا عبید اللہؒ نے قاعدہ کا افتتاحی درس حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ سے پڑھنے کی سعادت حاصل کی پھر ناظرہ اور حفظ القرآن حضرت قاری کریم بخشؒ سے کیا صرف، نحو اور فارسیات کی کتابیں مولانا محمد یوسفؒ سے پڑھیں کافیہ سے منتہی کتب تک میں اپنے والد ماجد صاحبؒ سے کسب فیض پایا، آپکو یہ شرف بھی حاصل رہا کہ قاعدہ سے لیکر درجہ علیا کے تقریباً تمام کتب کے افتتاحی اسباق حضرت تھانویؒ سے تبرکاً پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی، دورہ حدیث کے لئے دارالعلوم دیوبند پہنچے جہاں شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ، مولانا محمد ابراہیم بلیاویؒ، مولانا اعجاز علیؒ، مولانا نافع گلؒ اور مولانا مفتی شفیعؒ سے پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔ فراغت کے بعد والد صاحب کی سرپرستی میں تدریسی زندگی کا آغاز کیا تقسیم ہند تک وہیں مشغول رہے، پھر پاکستان آکر کچھ عرصہ کاروبار سے منسلک رہے بعد ازاں ۱۹۴۹ء میں جامعہ اشرفیہ میں تدریس شروع کی جو کہ وفات تک جاری رہی۔ حضرت تھانویؒ کی بھرپور توجہات کے طفیل اللہ تعالیٰ نے ان سے دین کا بڑا کام لیا آپ کے والد کے سوانح میں مرقوم ہے کہ مولانا عبید اللہؒ کو ابتداء میں پڑھائی کا زیادہ شوق نہ تھا جس پر مفتی صاحب نے حضرت تھانویؒ سے شکایت کی تو انہوں نے اپنی خداداد بصیرت سے یہ پیشن گوئی فرمائی کہ ”اِنَّ شاءَ اللہ بھاگتے بھاگتے عالم ہو جائے گا“

جامعہ دارالعلوم حقانیہ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کے ساتھ آپکا بھرپور تعلق عمر بھر قائم رہا دارالعلوم حقانیہ کے مولانا صاحب کے اکثر اوقات شرکت کرتے تھے خط

و کتابت کا سلسلہ بھی رہا اس سلسلہ کا ایک خط پیش ہے جس میں مولانا اشرفیؒ نے علماء دیوبند پر کچھڑا چالنے والے لوگوں کے تعاقب پر مولانا سمیع الحق صاحب نے توجہ دلائی۔

آپ لکھتے ہیں کہ ”اس حقیقت کو جھٹلانا نہایت مشکل ہے کہ برصغیر (جو آج مختلف حصوں میں بٹ چکا ہے) میں اسلامی علوم و فنون عقائد و اعمال اور تہذیب و اخلاق کی حفاظت کا کام اللہ تعالیٰ نے علماء دیوبند سے لیا، یہ جماعت حقہ جس نے طویل اور صبر آزمایہ جدوجہد کی اور مصلحان قوم اور ملت کے سرمایہ کو اغیار کے دست و برد سے بچایا آج ایک نئی آزمائش کا شکار ہے وہ یہ کہ اس جماعت کے خلاف حریفانہ طرز عمل رکھنے والے افراد اور عناصر جنہوں نے اس مظلوم طبقہ کی تکفیر میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور حرمین تک کے علماء کو دھوکہ دینے کی کوشش کی اب تاریخی بددیانتی اور خیانت پر اترے ہوئے ہیں اور دنیا کو یہ باور کرانے کی کوشش ہے کہ دیوبندی المسلمک علماء انگریز کے حاشیہ نشین، آزادی کے دشمن اور ملی امور سے گریز کرنے والے تھے گویا پہلے تو عقائد و اعمال کی دنیا میں کذب بیانی اور خیانت سے کام لیا جاتا تھا تو آجکل تاریخ نشانہ ستم بنی ہوئی ہے لیکن ہمیں یقین ہے کہ جس طرح وہ اس مہم میں ناکام ہوئے جسکی واضح نشانی اہل حق کا بدستور پھلنا پھولنا اور ان کے اداروں کی تعمیر و ترقی ہے اسی طرح یا لوگ تازہ مہم میں بھی ناکام ہوں گے البتہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور بعد و دوری اور آپس کے الجھاؤ کو ختم کر کے اکابر کے پاکیزہ طریق کے مطابق مل جل کر دین حق کی خدمت سرانجام دیں۔“

ہم اصاغر کے ساتھ بھی ان کا تعلق عمر بھر حد درجہ مشفقانہ رہا جب بھی ہم جامعہ اشرفیہ لاہور انکے چھوٹے بھائی حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب کے ہاں جاتے تو ان سے بھی ملاقات ضرور ہوتی جس میں آپ محبت و شفقت کے ساتھ ساتھ ظریفانہ انداز سے نصائح سے نوازتے تھے۔ نماز جنازہ میں آپ کے بڑے بیٹے مولانا ارشد عبید صاحب نے پڑھایا جس میں ہزاروں علماء و صلحاء ان کے تلامذہ اور دیندار عوام نے شرکت کی عم محترم حضرت مولانا انوار الحق صاحب برادر مکرم مولانا حامد الحق، امیر جمعیت علماء اسلام کے پی کے کے مولانا سید یوسف شاہ بھی شریک جنازہ تھے، دوسرے روز حضرت مولانا سمیع الحق صاحب جمعیت علماء اسلام اور دارالعلوم حقانیہ کے ایک بڑے وفد کے ہمراہ تعزیت و فاتحہ خوانی کیلئے تشریف لے گئے۔ تیسرے روز احقر بھی جماعتی وفد کے ساتھ لواحقین اور مولانا فضل الرحیم صاحب سے تعزیت کے لئے حاضر خدمت ہوا۔ اللہم اسکنہ فی الفردوس الاعلیٰ امین

مولانا عبید اللہ صاحب کے اولاد میں پانچ فرزند مولانا ارشد عبید، حافظ احمد، حافظ اسعد، حافظ